التعلیقات الرضویۃ علی الھدایۃ وشروحھا

(سوچ سے عالمی اشاعت تک کا سفر)

گم شدہ خزانے کی دریافت اور اُس کی تمام تقاضوں کے ساتھ بازیافت کتنی مشکل اور دشوار گزار ہے یہ وہی شخص جان سکتاہے جو اِن جاں گسل مراحل سے گزرا ہو،امام احمد رضاخان قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کے مخطوطات کا حال بھی گم شدہ خزانے کی طرح ہے جن میں کئی مخطوط عصری تقاضوں کے مطابق منظرِ عام پر لائے جا چکے چکے ہیں،لائے جارہے ہیں اور لائے جاتے رہیں گے۔ ان شاءاللہ الکریم

امام احمد رضاخان قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ہدایہ اور اس کی شروحات پر تعلیقات بھی اُن گم شدہ خزانوں میں سے ایک تھی جو مضبوط لائحہ عمل کے ساتھ ہماری مقدور بھر کی جانے والی کوشش سے منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس کو منظر عام پر لانے میں ہمیں کن دشواریوں کا سامنارہا؟ کتنی مشکلیں ہم پر ٹوٹ ٹوٹ کر آسان ہوتی چلی گئیں ؟ محقق اور شرکائے تحقیق نے باہمی مشوروں سے اور اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کالا کر کیسے یہ سنگِ میل عبور کیا؟اِن تمام احوالِ واقعی کو اِس مضمون میں سمیٹ کر پیش کرنے کا مقصد میدانِ تحقیق میں اتر کر اِن گم شدہ خزانے دریافت کرنے کا شوق رکھنے والوں کو رہنمائی فراہم کرناہے اور یہ بات ذہن نشین کروانی ہے کہ

سرمایۂ اسلاف کو منظرِ عام پر لانے کے لیے کوشش کی سمت کا درست تعین، منظم لائحۂ عمل اور مسلسل کوشش بہت اہم اور حد درجہ ضروری ہے۔ آیئے! اِس داستانِ تحقیق میں پیش آنے والے احوالِ واقعی ملاحظہ کرتے ہیں:

کچھ صاحبِ ہدایہ کے بارے میں:

صاحبِ ہدایہ شیخ الاسلام، بُرہانُ الدّین حضرت امام ابوالحسن علی بن ابو بکر صدیقی مَرغِینَانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش ۵۱۱ھ مَرغِینان (نزد فرغانہ) ازبکستان میں ہوئی، آپ کا سلسلۂ نسب مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ سے ملتا ہے یوں آپ نسباً صدیقی ہیں۔ آپ عظیم حَنَفی فقیہ اور صاحبِ تَخْرِیج و تَرْجِیح ہیں۔فقہِ حنفی کی بے مثال کتاب ہدایہ شریف آپ ہی نے تصنیف فرمائی۔ آپ کا وِصال ۱۵ ذوالحجہ ۵۹۳ھ کو ہوا۔ مزار مبارک قبرستان تشوکار دِیزا سَمر قند ازبکستان میں ہے۔(تاریخ اسلام للذہبی، ۴۲/ ۱۳۷، ہدایہ، ۱/ ۱۱)

ہدایہ کی بین الاقوامی شہرت اور اِس کی بنیادی وجہ:

اللہ کریم نے امام علی بن ابو بکر صدیقی مرغینانی رحمۃُ اللہِ علیہ کو کثیر علم کے ساتھ علم کو خوب صورت انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت سے نوازا تھا جس کا اظہار پہلے ”بدایۃ المبتدی“ پھر ”کفایۃ المنتھی“ کی صورت میں ہوا اور جب آپ نے محسوس کیا کہ کفایۃ المنتہی کی طوالت استفادے میں بڑی رکاوٹ بن گی تو اُن مندرجات کا احاطہ کرنے والی اس کے مقابلے میں ایک مختصر کتاب تحریر فرمائی اور اُسے ہدایہ کا نام دیا، یہ کتاب آپ نے ۱۳ سال کے عرصے میں مسلسل روزے رکھ کر لکھی اور اپنے روزے کو دِکھاوے سے بچانے کے لیے آپ نے یہ تدبیر اختیار کی کہ جب خادم کھانا لاتا تو آپ اُسے کھانا رکھ کر چلے جانے کا فرمادیتے اور پھر وہ کھانا کسی طالبِ علم یا ضرورت مند کو کھلا دیتے، جب خادم برتن لینے آتا تو اُسے خالی پا کر یہ سمجھتا کہ کھانا آپ ہی نے کھایا ہے۔ آپ کے اخلاص کا نتیجہ ہے کہ اُس زمانے سے لے کر آج تک ہدایہ کو عیونِ روایت و متونِ درایت کا حسین سنگم شمار قرار دیا جاتا ہے(ہدایہ، ۱/ ۲۳تا ۲۴) اور ملکی و بین الاقوامی درس گاہوں میں اسلامی قانون کی اعلیٰ کتاب کے طور پر پڑھایا جاتا ہے نیز آج بھی وکلاو ججز کے لیے یہ کتابِ ہدایت فراہم کرنے والی کامل رہنما کا کام دیتی ہے۔

ہدایہ کی شروحات، حواشی اور تعلیقات:

ہدایہ کی بین الاقوامی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ مبارک کتاب ہر دور کے محققین کی توجہ کا مرکز رہی ہے اور اِن حضرات نے اس کتاب سے استفادے کو آسان تر بنانے کے لیے گراں قدر شروحات اور قیمتی حواشی و تعلیقات رقم فرمائے۔

شرح، حاشیہ اور تعلیق کی وضاحت:

کتاب کے متن کو بذریعہ تحریر سمجھانے کے تین طریقے رائج ہیں:

(۱)جو تحریر متن کی ہر سطر کی وضاحت کرے وہ شرح کہلاتی ہے۔

(۲)جو تحریر ماتن کے کسی ترک شدہ نکتے کی وضاحت یا متن سے کسی مسئلے کے استخراج یا مزید دلائل و براہین کے اندراج، متن پر وارد اعتراض کو دور کرنے یا ماتن کا تعقب وغیرہ جیسے اُمور کے لیے لکھی جائے اُسے تعلیق کہتے ہیں۔ شرح کی طرح تعلیق نگاری میں پورے متن کی وضاحت کرنا ضروری نہیں ہوتا، تعلیق نگار متن کے جتنے حصے پر چاہتا ہے تعلیق رقم کردیتا ہے۔

(۳)جو تحریر متن کے کسی منتخب لفظ اور جملے کی وضاحت کے لیے لکھی جائے اُسے حاشیہ کہتے ہیں۔

متن سمجھانے کے لیے رائج ان تینوں میں سے ہر طریقے کو اختیار کرنے کے لیے علم میں حیرت انگیز وسعت و پختگی، کمال دقتِ نظری، قابلِ رشک قوتِ حافظہ اور حد درجہ ذہانت درکار ہے۔

امام اہلِ سنّت کے حواشی و تعلیقات

امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان قادری برکاتی کی تحریری خدمات میں شہرۂ آفاق کتب پر گراں قدر تعلیقات و حواشی بھی شامل ہیں۔ اِن تعلیقات و حواشی میں متن میں ذکر کردہ مسائل کے جامع دلائل، مشکل الفاظ کے معانی، ضروری مسائل، متن کی عبارات کے باہمی ربط، متن میں درج رائے کی تصویب وغیرہ جیسے کئی اہم امور شامل ہیں۔

امام اہل سنّت کے حواشی لکھنے کا انداز

بلا شبہ امام اہل سنت روز مرہ زندگی میں فراغت نام کو بھی نہیں تھی، لہٰذا آپ کا حواشی و تعلیقات لکھنے کا انداز بھی عمومی نہیں تھا کہ خاص اسی ارادے سے کثیر کتب کو سامنے رکھ کر حواشی لکھتے بلکہ کسی بھی کتاب کے مطالعہ کے دوران اس وقت آپ کے دل و دماغ میں جو بات آتی وہ آپ اپنے اس ذاتی نسخہ کے اطراف میں لکھ دیتے تھے جسے بعد میں قاضی عبد الرحیم بستوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر نے نقل اور تبییض کیا۔

ہدایہ کے ساتھ ساتھ اس کی شروحات فتح القدیر، کفایہ، عنایہ، حاشیہ چلپی علی العنایہ اور علامہ عبد الحی لکھنوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے حواشی پر بھی آپ نے تعلیقات اور حواشی رقم فرمائے ہیں۔

اس کام کے اولین محرّک

جد الممتار کے کام سے فراغت کے بعد رکن شوریٰ ابو ماجد مولانا شاہد عطاری مدنی دام ظلہ نے راقم اور مولانا ڈاکٹر یونس علی عطاری صاحب کے ساتھ مشورہ کیا جس میں آپ نے امام کے دیگر تحقیقی حواشی کو منظر عام پر لانے کے حوالے سے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا چونکہ ہدایہ درسیات میں پڑھائی جانے والی اہم کتاب بھی ہے تو اس پر کام کا طے ہوا اور راقم کو اس کی ذمہ داری تفویض کی گئی۔

50 فیصد سے زیادہ کام ادارے کے اوقات کے علاوہ گھر یا آفس میں ہوا لیکن چونکہ یہ کام اضافی وقت میں ہو رہا تھا نیز کام کے اگلے کئی مراحل ایسے تھے جو تنہا مکمل نہیں کئے جاسکتے تھے لہٰذا اس کام کو آفیشل ٹائم میں آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔

مخطوط کی تفصیل

یہ دراصل دو مخطوط تھے ایک میں صرف ہدایہ آخرین اور حواشیٔ عبد الحی لکھنوی پر امام اہل سنّت کی تعلیقات تھیں اور دوسرا مخطوط وہ تھا جس میں ہدایہ کی شروحات: فتح القدیر، کفایہ، عنایہ اور حاشیہ چلپی کی عبارتوں پر حواشی تھے۔

مخطوط کی حالت

اگر مخطوط کی حالت پر بات کی جائے تو ثانی الذکر مخطوط جو تقریباً 70 صفحات پر مشتمل ہے اس کا پہلا صفحہ ہی اسے بوسہ دیکر دوبارہ بند کرنے کی طرف داعی تھا اور بقیہ کئی صفحات کی حالت بھی اس سے کچھ مختلف نہ تھی اور دوسرے مخطوط کی حالت قدرے بہتر تھی لیکن اس میں کئی مقامات پر ہدایہ کی وہ عبارتیں جن پر امام نے حاشیہ رقم فرمایا تھا وہ سرے سے موجود ہی نہیں تھی، میں نے اپنی معلومات اور رسائی کی حد تک کوشش کی کہ کوئی صاف نسخہ مل جائے اس ضمن میں جمعیت اشاعت اہلسنّت، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اور ہند میں بھی رابطے کئے لیکن کامیابی نہ ملی، کچھ ہمت ٹوٹی کہ کام کس طرح آگے بڑھایا جائے لیکن جن کا کام تھا انہوں نے ہی ہمت بندھائی اور رکن شوریٰ کی وقتاً فوقتاً پوچھ گچھ نے بھی اس کام پر کمربستہ رکھا۔

اگر مخطوط کی حالت پر بات کی جائے تو شروح الہدایہ والا مخطوط جو تقریباً 70 صفحات پر مشتمل ہے اس کا پہلا صفحہ ہی اسے بوسہ دے کر دوبارہ بند کرنے کی طرف داعی تھا اور بقیہ کئی صفحات کی حالت بھی اس سے کچھ مختلف نہ تھی اور دوسرے مخطوط کی حالت قدرے بہتر تھی لیکن اس میں کئی جگہ ہدایہ کی وہ عبارتیں جن پر امام نے حاشیہ رقم فرمایا تھا وہ سرے سے موجود ہی نہیں تھیں، میں نے اپنی معلومات اور رسائی کی حد تک کوشش کی کہ کوئی صاف نسخہ مل جائے اس ضمن میں جمعیت اشاعت اہلسنّت، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اور ہند میں بھی رابطے کئے لیکن کامیابی نہ ملی، کچھ ہمت ٹوٹی کہ کام کس طرح آگے بڑھایا جائے لیکن جن کا کام تھا انہوں نے ہی ہمت بندھائی اور رکن شوریٰ کی وقتاً فوقتاً پوچھ گچھ نے بھی اس کام کو مکمل کرنے کے لیے کمربستہ رکھا۔

کام شروع کرنے سے پہلے رضویات پر کام کرنے والے اداروں اور افراد سے رابطہ کیا تاکہ اگر کوئی پہلے ہی سے اس پر کام کر رہا ہے تو وسائل اور وقت کو کسی دوسرے کام میں لگایا جائے اور نہیں کر رہا تو انہیں بھی اس کام کی اطلاع پہنچ جائے، اس ضمن میں مفتی عطاء اللہ نعیمی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ، مفتی حنیف خان رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اور ادارہ اہل سنت میں کام کرنے والوں سے رابطہ کیا، سبھی کی طرف سے نفی میں جواب آیا اور مفتی

عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتُہم العالیہ نے تو حسبِ عادت اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین بھی دلایا جس کیلئے ان کا مشکور ہوں۔

کام کی ابتداء و مراحل

کمپوزنگ

سب سے پہلے اس کی کمپوزنگ شروع کی۔ جگہ جگہ مشکل و مغلق الفاظ اور بیاضات کی وجہ سے ڈاٹس لگا کر آگے جانا پڑتا، ہر مرتبہ پچھلی کمپوزنگ پر نظر ثانی و غور کرتا تو کبھی کبھار کچھ مقامات حل ہو جاتے۔

کتاب کا تعین

کمپوزنگ کے بعد دوسرا اہم مرحلہ یہ تھا کہ جن عبارتوں پر امام اہل سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ نے کلام فرمایا ہے وہ کس کتاب کی عبارت ہے چونکہ مخطوط میں اس کا کوئی تعین نہیں تھا، ہدایہ، فتح القدیر اور عنایہ کی عبارتوں کی تلاش تو شاملہ میں ہونے کی وجہ سے آسان تھیں لیکن کفایہ اور حاشیہ چلپی علی العنایۃ کی عبارتوں کے تعین میں بسا اوقات کافی وقت اور محنت لگی۔

قولہ کا تعین

کتاب کے تعین کے بعد اہم کام اس کے مقام کا تعین تھا، بسا اوقات ایک ہی طرح کے الفاظ ہدایہ میں بھی ہوتے اور فتح القدیر، عنایہ وغیرہ میں بھی تو اس بات کا تعین کہ امام کا مرادی مقام ہدایہ کی عبارت ہے یا فتح القدیر وغیرہ کی اس کیلئے بعض اوقات سیاق وسباق سے کلام پڑھنے کے ساتھ غور وخوض بھی کرنا پڑتا۔

قولہ کے مقام کا تعین

کتاب اور قولہ کے تعین کے بعد اس کی تخریج کا مرحلہ تھا چونکہ مخطوط میں قولہ کی کوئی ترتیب نہیں تھی ایک قولہ کتابُ الطہارۃ کا تھا تو اس سے اگلا کتاب الصلاۃ کا پھر کچھ صفحات کے بعد دوبارہ کتاب الطہارۃ کے قولہ آجاتے تھے تو کتاب باب کے تعین کے ساتھ ساتھ ان کی ترتیب کا کام بھی کیا گیا۔

مقولہ نمبرنگ اور لاحقہ اور سابقہ سے کلام

۞ قاری کو نفسِ مسئلہ اور تعلیق کی تفہیم کیلئے حاشیہ میں لاحقہ اور سے کافی غور وخوض کے بعد کلام کی ترکیب بنائی گئی، بعض اوقات حاشیہ چلپی کی عبارت سمجھانے کیلئے پہلے ہدایہ پھر عنایہ اور حاشیہ چلپی کی عبارت خلاصتاً ذکر کی گئی تاکہ طوالت سے بھی بچا جا سکے۔ اسی طرح ہر قولہ کو علیحدہ نمبر بھی دیا گیا ہے تاکہ احالہ میں آسانی ہو۔

۞ ابتداء میں مقدمہ وغیرہ کے بعد صاحب ہدایہ، عنایہ، کفایہ، حاشیہ چلپی اور امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہم کے حالات ذکر کئے ہیں۔

نام کا انتخاب

اس حاشیہ کا باقاعدہ کوئی نام نہیں تھا تو ذہن یہ بنا کہ ایسے نام کا انتخاب کیا جائے جو عمومی نوعیت کا ہو اور امام اہلِ سنّت کے دیگر حواشی وتعلیقات میں بھی چل سکے لہٰذا ''**التعليقات الرضوية على الهداية وشروحها**'' نام تجویز کیا۔

تحقیق وتخریج

فتاوی رضویہ ودیگر حواشی سے کلام

امام اہل سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ نے فتاوی رضویہ شریف میں ہدایہ، فتح القدیر، عنایہ، کفایہ اور حاشیہ چلپی کی عبارتوں پر جہاں اپنا کلام فرمایا ہے تو 33 جلدوں میں ایسے مقامات کو تلاش کیا گیا پھر ان پر غور وخوض کر کے اسے اس کے مناسب مقام پر ذکر کیا گیا ہے۔

دورانِ تحقیق امام نے اگر اپنے کسی اور حاشیہ کی طرف مراجعت کا فرمایا تو تخریج کے ساتھ وہاں بیان کردہ امام اہل سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ کی تحقیق کو بھی حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

بیاض اور مغلق مقامات

مخطوطوں میں جن مقامات پر بیاض تھا یا عبارت ناقابل قرأت تھی تو ان کے حل میں درج ذیل کوششیں کی گئی:

۞ جہاں قولہ میں بیاض تھا، غور وخوض کے بعد اگر اس مقام کے تعین میں کامیابی ہوئی تو قولہ کی عبارت کو بڑی بریکٹ [ ] میں ذکر کیا گیا ہے۔
۞ اگر وہ بیاض یا مغلق عبارت فقہی مقام تھا تو فقہی کتب میں اس مسئلہ کو دیکھ کر الفاظ کا اندازہ لگایا گیا۔
۞ فتاوی رضویہ میں تلاش کیا گیا اور اس ضمن میں کچھ جگہ کامیابی ہوئی الحمدللہ الکریم۔
۞ امام اہلِ سنّت کی دیگر فقہی تعلیقات وحواشی میں اس طرح کے مسائل میں تلاش کیا گیا اور حل کی کوشش کی گئی۔
۞ اس مقام کو حل کرنے کیلئے ٹیکنیکل امور اختیار کئے گئے: مثلاً اس صفحہ کا امیج بنا کر پینٹ میں کھول کر پینسل سے الفاظ ملانا، اس خاص ٹکڑے کو کٹ کرکے زائد نقطے ختم کرنا، بیک گراؤنڈ کا کلر تبدیل کرنا، امیج کی برائیٹنس اور کنٹراس کم زیادہ کرنا۔
۞ فقہی، لفظی اور معنوی اعتبار سے غور وخوض اور حل کی کوشش، اس حوالے سے میں استاذ الاساتذہ قبلہ مولانا عبد الواحد صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے ایسے کئی مقامات پر اپنی آراء اور مشورے دیئے جو کئی مقامات کے حل میں بہت معاون ثابت ہوئے اسی طرح جب مجھے دورانِ حل صرفی ونحوی وغیرہ کے اعتبار سے تشفی کرنی ہوتی تو استاد صاحب کو ہی اپنا مرجع بناتا اور اپنے حل کی تصدیق یا تصحیح کرتا۔
۞ جہاں کہیں یہ تمام طریقے اختیار کرنے کے بعد بھی مقام حل نہ ہوا یا اپنے ذہن میں موجود رائے پر خود کو بھی متذبذب پایا تو ایسی جگہ حاشیہ میں مخطوط کے اس مقام کے ٹکڑے کا عکس اور اپنی رائے الفاظ تشکیک کے ساتھ لکھ دی تاکہ حقِ تحقیق کے ساتھ ساتھ اپنے قصورِ فہم سے محشی رحمۃ اللہ علیہ کے دامن کو بھی بچایا جاسکے۔

تخاریج

۞ قرآنی آیات، احادیث کریمہ اور نصوص کی تخاریج کی گئیں، کئی کتابیں ایسی بھی تھیں جو مخطوط تھی اور طبع نہیں ہوئیں، تلاش کرکے ان سے بھی تخاریج کی گئی ہیں۔

۞ ہدایہ فتح القدیر وغیرہ کی تخریجوں میں کوئٹہ سے شائع شدہ نسخے کو معیار بنایا جو کہ دراصل مصری نسخہ کا عکس ہے، کام کے دوران ماہر مسائل تجارت ومعاشیات مفتی علی اصغر عطاری صاحب دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے اس حوالے سے بات ہوئی تو آپ نے فرمایا: ہدایہ کی تخریجوں میں جہازی سائز والے نسخوں سے بھی حوالہ دے دیا جائے تو طلبا کو بھی فائدہ ہوگا۔ چنانچہ آپ کے حکم پر ہدایہ کی تخریجوں کے آخر میں بریکٹ میں اولین اور آخرین کے نسخوں کا بھی صفحہ نمبر لکھ دیا ہے۔

۞ اسی طرح امام اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اختصار کے پیش نظر صرف کتابوں کے نام ذکر فرمائے ہیں تو ان تمام کی بھی تخاریج کی گئی ہیں۔

۞ اسی طرح امام اہل سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہدایہ، فتح وغیرہ کے کسی مسئلہ کی طرف اشارہ دیا تو تلاش کرکے ان کے بھی حوالے دیئے گئے، یہ تخریج میں ایک مشکل اور محنت طلب مرحلہ تھا کیونکہ اس وقت ہمارے پاس امام اہل سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ کے زیرِ استعمال نسخے نہیں تھے جو یہ کام مکمل ہو جانے کے بعد الحمد اللہ مل گئے تھے اس کی صورت یوں بنی کہ یہ بات تو علم میں تھی کہ امام اہل سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ عمومی طور پر مصری نسخوں پر اعتماد فرماتے ہیں تو شروع دن سے ہی فتح القدیر اور ہدایہ کے مصری نسخوں کی تلاش میں تھا اس دوران نیٹ سے فتح القدیر کا 1315ھ میں چھپا ہوا مطبع کبری امیریہ مصر کا نسخہ ملا جس کے صفحات نمبر کو امام اہل سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ کی نمبرنگ کے موافق پایا اسی طرح دوسرا نسخہ مطبع نولکشور لکھنؤ سے 1292ھ میں 4 جلدوں پر شائع ہوا تھا تو ہم نے ان نسخوں سے دوبارہ ان مقامات کی تصدیق کی۔

تراجم

جہاں کہیں امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے کسی شخصیت یا کتاب کا نام ذکر کیا ہے تو ان کا مختصر تعارف بھی کیا گیا ہے اسی طرح کتاب کے مصنف کا نام اور کتاب کا موضوع وغیرہ بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

تقابل

اس کتاب کا مخطوط سے تقابل کرنا بھی اہم اور مشکل مرحلہ تھا کیونکہ قولہ آگے پیچھے بے ترتیب تھے تو مخطوط میں قلم سے نمبر لگاکر ترتیب قائم کی گئی پھر تقابل کیا گیا، امام کے موافق نسخے ملنے کے بعد یہ عقدہ کھلا کہ دراصل امام کے پاس ہندی اور مصری دو نسخے تھے اور دونوں پر ہی امام نے تعلیقات رقم فرمائی تھیں لہذا قولہ کی عبارتوں کا ان نسخوں سے دوبارہ تقابل کیا گیا۔

پروف ریڈنگ و نظر ثانی

کتاب کو لفظی اغلاط سے محفوظ بنانے کیلئے ایک سے زیادہ مرتبہ اس کی پروف ریڈنگ کی گئی اور نظر ثانی میں صحت لفظی کے ساتھ ساتھ صحت معنوی اور فقہی کا بھی اہتمام کیا گیا۔

فہارس

8 کتاب میں آٹھ طرح کی فہرستیں بنائی گئی ہیں جن میں آیات واحادیث، تراجم اعلام و کتب، موضوعات، اشاریات نیز مصادر التحقیق کی فہارس شامل ہیں۔

(۷)کام کرنے والے افراد:

ابتداء سے تکمیل تک جن افراد کا تعاون رہا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (1) رکن شوری ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی (2) استاذ الاساتذہ مولانا عبد الواحد عطاری مدنی (3) محمد شہزاد سلیم عطاری مدنی (4) محمد رضوان عطاری مدنی (5) محمد مدثر عطاری مدنی اور طباعت کے معاملات میں دار التراث العلمی کے ذمہ دار مولانا احمد رضا گھانچی صاحب کا تعاون رہا، اللہ کریم ان تمام کو دارین کی سعادتیں عطا فرمائے۔

یہ کتاب ٹو کلرز میں دار الکتب العلمیہ بیروت سے شائع کروائی گئی یوں دنیائے عرب و عجم میں خزانۂ رضویات سے ایک چھپا ہوا خزانہ چھپ کر منظر عام پر آیا، یہ درحقیقت شیخ طریقت امیر دعوتِ اسلامی مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے لگائے ہوئے اس پودے کا ثمرہ ہے جو انہوں نے دعوتِ اسلامی اور اس کے علمی و تحقیقی شعبہ المدینۃ العلمیہ کے ذریعے لگایا اور دعاؤں، شفقتوں اور حوصلہ افزائیوں سے اس کی آبیاری کی، یوں ہمیں علمی و تحقیقی کاموں کیلئے ایک مضبوط پلیٹ فارم حاصل ہوا، اللہ کریم

اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے علما و محققین کیلئے نافع بنائے اور کام میں کمی کمزوری رہ گئی ہو تو اسے معاف فرمائے اور جس نے جس طرح بھی تعاون کیا اسے قبول فرمائے اور انہیں دنیا وآخرت میں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے مزید چھپے ہوئے علمی خزانوں کو منظر عام پر لانے کا ذریعہ بنائے اور جو افراد اور ادارے بھی ایسے کام کر رہے ہیں اللہ پاک انہیں مزید برکتیں عطا فرمائے بالخصوص دعوتِ اسلامی اور المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کو مزید ترقی و عروج عطا فرمائے اور ہمیں اخلاص کے ساتھ دینِ اسلام و مسلکِ اہلسنّت کی خوب خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ امین بجاہ محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

(راقم مولانا آصف اقبال عطاری مدنی اور مولانا ناصر جمال عطاری مدنی کا مشکور ہے جنہوں نے اس مضمون پر نظر ثانی و تصحیح فرمائی)

محمد کاشف سلیم عطاری مدنی

۱۴ ذیقعدہ ۱۴۴۳ھ / 14.06.2022